سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

عذاب الٰہی کی مختلف صورتیں

(اجتماعی توبہ، استغفار اور دعا کی ضرورت)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَکَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰہُ بِھِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَھُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ اَوْ یَاْخُذَھُمْ فِیْ تَقَلُّبِھِمْ فَمَا ھُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ○ اَوْ یَاْخُذَھُمْ عَلٰی تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ (سورۃ النحل ۴۵۔۴۷)

"کیا جو لوگ بری تدبیریں کرتے ہیں ایسے لوگ پھر بھی اس بات سے بے فکر ہیں کہ رب العزت ان کو زمین میں دھنسا دے یا ان پر ایسے وقت اور موقع پر عذاب آپڑے، جہاں سے ان کو گمان بھی نہ ہو یا ان کو چلتے پھرتے پکڑتے، پس یہ لوگ خدا کو ہرگز (مغلوب یا ہرا) نہیں کرسکتے۔ یا ان کو گھٹاتے گھٹاتے پکڑ لے پس تمہارا رب بہت بڑا شفیق و مہربان ہے۔"

مسلمان اور عذاب الٰہی: معزز حضرات! آپ کے سامنے دو تین آیات بندہ نے تلاوت کردیئے جو انسان کو دعوت دے رہی ہیں کہ ان آیات کو سامنے رکھ کر یقین کریں، اللہ تعالیٰ ہم سب پر ہر قسم کی قدرت رکھنے کے ساتھ ساتھ جب چاہے ہماری گرفت کرسکتے ہیں وہ بڑی ذات گزشتہ نافرمان اقوام کی طرح جب چاہے ان کا خسف کردے یا اور کسی بڑی آفت میں مبتلا کردے جس نہج پر آج مسلمان جارہے ہیں اس میں مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کی بھلائی نہیں اللہ کا پسندیدہ، فطری اور آفاقی نظام اسلام کے خلاف غلیظ پراپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ اسلام کے خلاف نت نئی سازش اور مسلمان کہلوانے والے بھی دین کے احکامات میں خامیاں، ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھنے کا واویلا کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو دین سے برگشتہ کرنے کی کوششوں میں معروف ہیں۔ ہمارا یہی کردار رہا تو آیات میں ذکر کردہ عذاب کا سامنا ہم لوگوں کو بھی کرنا عقل سلیم سے بعید نہیں۔

اسباب عذاب: اللہ کی طرف سے جو اقوام معتوب اور معذب ہوئے اس کے بھی یہی اسباب تھے کہ جس کی وجہ سے بعض لوگ زمین پھٹ کر اس میں داخل ہونے کے بعد ملیامیٹ ہوگئے، بعض لوگوں پر تیز آندھی یا آسمان سے آگ و پتھر نازل ہوکر ان کا نام و نشان دنیا سے ختم ہوا۔ اللہ جل جلالہ سے ہم لوگوں نے جو وعدہ کیا تھا کہ ہمیں ملک پاکستان کی صورت میں ایک الگ ٹکڑا دیا جائے۔ جس میں کلمۃ اللہ کی سربلندی اور شریعت مطہرہ کا بول بالا

ہوگا' بوڑھے' جوان اور عورتوں کی زبان پر یہی نعرہ تھا' مگر اللہ کے اس عظیم نعمت کی ناقدری کرتے ہوئے ۶۵ سال گزر گئے۔ نہ حکام اور نہ رعایا نے اس نعرہ کے نفاذ کی حتی المقدور کوشش کی بلکہ جتنا وقت گزرتا ہے ہم اس مقصد مطلوب اور نظریہ سے دور ہوتے جارہے ہیں' آزاد اور خودمختار ہونے کے باوجود ہم غیروں کے اشاروں پر چل رہے ہیں' ہمارا رب تعالیٰ سے بظاہر یہ وعدہ تھا کہ ملک پاکستان قائم ہوتے ہی نفاذ اسلام کا وعدہ پورا کریں گے مگر آج تو آزادی فکر ورائے کی کیفیت اس حد تک پہونچ گئی کہ نام نہاد دانشور' سیاستدان' اینکرز اور اسکالرز یہ ماننے سے انکاری ہیں کہ اس ملکِ پاکستان کی اساس اسلامی نظریہ کی بنیاد پر رکھی گئی۔ گویا ان کے نزدیک ملک کے لاکھوں مسلمانوں مردوزن نے قربانی قطعہ زمین کے حصول کے لئے دی "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" اپنے اس بے ہودہ دعویٰ کے ثابت کرنے کے لئے بے بنیاد دلائل کا سہارا لے کر اپنے لئے دنیا وآخرت میں ذلیل وخوار ہونے کے مزید اسباب پیدا کررہے ہیں۔ اے بسا آرزو کہ خاک شد

مملکت خداوندی' انعام الٰہی اور کفران نعمت: اللہ کی اس عظیم نعمت یعنی پاکستان کے حصول کی ہم نے ناشکری کی اور اللہ کا دستور ہے کہ جب کوئی قوم کسی نعمت کی ناشکری کرتی ہے' اس سے وہ نعمت واپس لے لیتی ہے۔ (خاکم بدھن) ما فعل اللہ ذلک' اللہ ایسا نہ کرے کہ ہزاروں نعمتوں کا یہ مجموعہ ملک کسی گناہ اور بے قدری کی پاداش میں چھن جائے اور ہم کف افسوس ملتے رہ جائیں اس عذاب کی ایک جھلک یعنی ملک خداداد کا دوٹکڑوں میں تقسیم ہونا ہم دیکھ بھی چکے ہیں مگر پھر بھی ہم نے عبرت حاصل نہ کی۔ آج تمام عالم کفر کی نظریں پاکستان پر پڑی ہیں' ملک کا اسلامی جمہوریہ اور ایٹمی قوت ہونا دشمن کی آنکھوں کا کانٹا بن چکا ہے۔ پاکستان اسلام ومسلمانوں کا' معابد' مدارس اور مساجد کا ناقابل تسخیر قلعہ ہے' ہم نے اس ملک کو گناہوں اور گندگی کا ڈھیر بنا رکھا ہے۔ ایسا کوئی جرم اور گناہ نہیں جو اس پاک سرزمین پر نہ ہورہا ہو۔ یہ ملک مقتل گاہ بن گیا ہے' ہر طرف کشت وخون کا بازار گرم ہے' ہمیں احساس تک نہیں کہ انسان مررہے ہیں یا کتا اور گدھا۔ چوری ڈکیتی' اغوا برائے تاوان نفع بخش کاروبار بن کر چند ٹکوں کی خاطر لوگوں کی جان لینا معمول بن چکا۔ بدامنی ہمارا مقدر بنا ہوا ہے اس ملک کو ۶۵ سال تک جمہوری قوتوں کا تجربہ گاہ بنایا جبکہ آج تک اسلام کے نفاذ کیلئے کوئی مخلصانہ کوشش نہیں کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی اور ہم: اب بھی اگر ہم عذاب سے محفوظ ہیں تو یہ فضل ایزدی ہے اللہ کا شکر ہے کہ ہمارے ان اعمال کے ہوتے ہوئے ہم پر آسمان سے پتھر نہیں برستے۔ اللہ کا شان کریمانہ دیکھیں کہ اسکے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ ارشاد باری ہے: کتب علی نفسه الرحمة ليجمعنكم الى يوم القيامة لا ريب فيه (الانعام۔۱۲)

"اللہ نے اپنے اوپر رحمت اور مہربانی لازم کرلی ہے اس لئے وہ مجرموں کو یہاں سزائیں نہیں دیتا۔"

تاکہ جو چاہے زندگی میں معافی مانگ لے زندگی کے آخری سانس تک رب کریم نے مہلت دے رکھی ہے۔ ممکن

ہے وہ انسان اپنے آپ کو صراط مستقیم پر لا کر عذاب سے بچ جائے وہ ذات باری تعالیٰ ہم سب کو انصاف اور جزاء کے لئے قیامت کے دن جمع کرے گا تا کہ ہر ایک کو اپنے کئے کا بدلہ مل جائے۔

محترم دوستو! اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ ہم سرکشی کرتے رہیں اللہ سے نعوذ باللہ بغاوت کر کے قبیح افعال کا ارتکاب کرتے رہیں اللہ مہربان بادشاہ ہے' معافی ہی سے نوازیں گے۔ کیونکہ دوسری جگہ ارشاد گرامی ہے:

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ (انعام۔۱۴۷)

''اگر یہ لوگ اس واضح بیان اور اتمام حجت کے بعد بھی تمہاری تکذیب ہی کریں تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تمہارا پروردگار بڑی وسیع رحمت والا ہے۔ (اور اسی رحمت کا صدقہ کہ اس نے تم کو مہلت دے رکھی ہے لیکن یاد رکھو اس لئے اگر تم گناہ اور مجرمانہ زندگی سے باز نہ آئے تو اسکی سخت سزا ضرور پاؤ گے) اور مجرموں سے ان کا عذاب ہٹایا نہیں جاسکتا۔''

اور یہ بھی مالک الملک نے فرمایا:

نبیء عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ھو العذاب الالیم (الحجر ۴۹۔۵۰)

''میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا مہربان ہوں اور ساتھ ہی میرا عذاب بھی بہت دردناک ہے' مالک کون ومکان کے اس فرمان کو بھی سنیئے۔''

غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول (المومن۔ ۳)

''وہ ذات گناہ بخشنے والا ہے اور توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور اسی کے ساتھ سرکش مجرموں کو بڑی سخت سزا دینے والا ہے' ہر چیز پر قادر ہے۔''

ارشاد باری ہے:

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ (الرعد۔۶)

''اور یہ لوگ عافیت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے آپ سے مصیبت (کے نزول) کا تقاضہ کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے (دیگر کفار پر) عقوبت کے واقعات گزر چکے ہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ آپ کا رب لوگوں کی خطائیں باوجود ان کی بے جا حرکتوں کو معاف کر دیتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ آپ کا رب سخت سزا دیتا ہے''

اللہ تعالیٰ کی پکڑ بہت سخت ہے: یہ تو خداوند قدوس کی کرم اور مہربانی ہے کہ گناہ اور گناہ گار کو طویل مہلت دیتا ہے اور فوراً اس کی پکڑ نہیں ہوتی۔ ورنہ اگر اس ذات کی اجازت نہ ہوتی روئے زمین پر کوئی چلتا تو کیا؟ حرکت بھی کرنے کے قابل نہ ہوتا یہ اس کی ذات رحیمانہ ہے کہ دن رات انسان کے گناہ دیکھتا ہے اور استغفار کی

صورت میں درگزر فرما دیتا ہے لیکن اس تاخیر پر کوئی یہ سمجھ نہ بیٹھے کہ اللہ عذاب پر قدرت نہیں رکھتا اس کے عذاب بڑے خطرناک، انتہائی سخت اور بہت درد اور دکھ دینے والے ہیں۔

معزز حاضرین! ابن ابی حاتم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر رب العالمین کا معافی اور درگزر فرمانا نہ ہوتا تو کسی کی زندگی کا لطف باقی نہ رہتا اور اگر اسکا دھمکانا اور ڈرانا اور سزا دینا نہ ہوتا تو ہر شخص بڑے ڈھٹائی اور بے پرواہی سے دوسرے پر ظلم زیادتی میں مشغول رہتا۔ حسن بن عثمان ابو حسان رمادیؒ ایک بزرگ گزرے ہیں جس نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کا دیدار کیا دیکھا کہ آنحضرت ﷺ خدا کے سامنے کھڑے اپنے ایک امتی کی سفارش کررہے ہیں جس پر فرمان باری جاری ہوا کہ کیا میں تجھے اتنا کافی نہیں کہ میں نے سورۃ رعد میں تجھ پر آیت "ان ربك لذو مغفرة للناس علىٰ ظلمهم" نازل فرمائی فرمایا اس خواب کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

لیکن میرے دوستو! سن لو ہم کو اللہ کے اسی ڈھیل سے کبھی بھی یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ غفور الرحیم ہے مہربان ہے ہمیں سب کچھ کرتے ہوئے بھی ہمیں معاف فرمائیں گے۔ دوستو! یاد رکھو اللہ اپنے بندوں کیلئے رسی ڈھیلی چھوڑ دیتے ہیں۔ تاکہ مکمل مجرم بن کر سزا دیں جہاں تک ڈھیل کی بات ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کافروں کو بھی دے دیتا ہے قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ (الانعام-۱۰)

"اور اللہ اپنے پیغمبر کو تسلی دیتا ہے کہ اپنی قوم کی غلط رویہ سے رنج اور فکر نہ کریں آپ ﷺ سے پہلے انبیاء کا بھی اسطرح مذاق اڑایا گیا میں نے ان کافروں کیلئے بھی کچھ وقت ڈھیل دی تھی آخری بار بری طرح پکڑ لیا تھا اور بالکل نیست و نابود کر دیا تھا مجھے معلوم بھی ہے کہ میرا عذاب ان پر کیسے آیا اور انجام ان کا کیا ہوا۔"

صحیحین میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل اور مہلت دیتا ہے پھر جب پکڑتا ہے تو وہ ظالم حیران رہ جاتا ہے پھر آپ نے وکذالك اخذ ربك اذا اخذ القرىٰ وهى ظالمة ان اخذه اليم شديد سنادی

مہلت برائے رجوع و توبہ: ان تمام آیات کے بیان کرنے کی غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ باوجود تمام گناہ کرنے کے ہمیں مہلت دیدی ہے تاکہ ہم گناہوں سے توبہ کر کے صراط مستقیم پر آجائیں۔ ہمارے تو گناہوں کا شمار کرنا بھی ناممکن ہے ایسی کون سا گناہ ہے جو ہم مسلمان نہیں کرتے پچھلے اقوام کے حالات جب ہم پڑھتے ہیں انکی ہلاکت کا سبب ایک گناہ ہوتا تھا مثلاً قوم لوط کی تباہی صرف ایک گناہ لواطت کیوجہ سے ہوئی یہی کیفیت قوم عاد، ثمود کی بھی تھی ایک گناہ کے ارتکاب کیوجہ سے صفحہ ہستی سے مٹ گئے قارون کو زکوٰۃ نہ دینے کیوجہ سے تباہی کا سامنا کرنا پڑا:

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ (القصص-۸۱)

" تمام مال و دولت، خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔ پھر ہم نے اس قارون کو اس کے محل سمیت اسکے شرارت بڑھ جانے پر زمین میں دھنسا دیا ایسی کوئی جماعت نہ تھی جو اسکو اللہ کے عذاب سے بچائے اور نہ خود اپنے کو بچا سکا۔"

دوسری طرف ہم مسلمان بڑے بڑے گناہ مثلاً سود، زنا، جوا، شراب، قتل و غارت، دھوکہ فریب، ظلم، چوری، ڈاکے، جادو، غرض تمام منہیات اور منکرات کھلم کھلا بلکہ فخریہ انداز میں کرتے رہتے ہیں اسی طرح اوامر پر عمل نہ کرنا بھی ہمارا معمول بن گیا ہے مثلاً نماز نہ پڑھنا، روزے نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا استطاعت کے باوجود سعادت حج سے مالا مال نہ ہونا وغیرہ ان تمام معاصی کے باوجود ہمیں عذاب نہ دینے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہم سے غافل ہے اس کی وجہ خود رب العالمین نے ارشاد فرمائی۔

ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل الظلمون انما يؤخرهم ليوم تشخص فيه الابصار (ابراهيم-۴۲)

"اور (اے مخاطب) جو کچھ یہ ظالم (کافر) لوگ کر رہے ہیں اس سے خدا تعالیٰ کو بے خبر مت سمجھو کیونکہ اس کو صرف اس روز تک مہلت دے رکھی ہے جس میں ان لوگوں کی نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی۔"

يعمل الظالمون:

کوئی یہ تصور کر کے بے غم نہ ہو کہ میرے ان اعمال کا خبیر و علیم کو کوئی علم نہیں وہ تو ذرہ برابر میرے بھلے عمل کرنے سے واقف ہے یہ فوری عذاب نہ دینا اور مہلت دینا اسی کی طرف سے ہے کہ ممکن ہے یہ گناہ کرنے والا توبہ کر کے اللہ کی طرف پھر رجوع کرے اسکی فرمانبرداری کی راہ پر چل پڑے یا پھر گناہوں میں بڑھتا چلا جائے یہاں تک کہ قیامت واقع ہو۔

امم سابقہ پر عذاب کے اسباب: محترم دوستو! آخر صبر و مہلت کی بھی حد ہوتی ہے کب تک اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے گناہوں پر عذاب نہ دے گا قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے واقعات ہمارے عبرت کیلئے بیان ہوئے تا کہ ہم ان واقعات کو سن کر بے راہ روی اور گناہ کا ارتکاب ترک کر دیں مدین کی سرزمین پر رہنے والی قوم شعیبؑ جو ناپ تول میں کمی کرتے تھے یہ عمل چونکہ لوگوں کا حق کھانے یا ڈاکے ڈالنے کے مترادف تھا پیغمبر نے ان کو بارہا دفعہ منع کیا انہوں نے پیغمبر کی نصیحت کا مذاق اڑایا اور انہیں جھوٹا کہا اسی وجہ سے ان پر عذاب اس انداز سے نازل ہوا کہ سخت بھونچال آنے کیساتھ ایسی تیز و تند آواز آئی جس سے ان لوگوں کے دل پھٹ گئے سب مرنے کے بعد راکھ کا ڈھیر بن گئے اللہ تعالیٰ کے احکامات نہ ماننے اور اس کے ساتھ معاندانہ رویہ اختیار کرنے والوں کا ذکر مالک کائنات نے ان الفاظ میں فرمایا۔

وَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَ مَا كَانُوْا

سٰبِقِيْنَ ○ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ (العنکبوت۔۳۹۔۴۰)

"پس ہم نے ہر ایک (قارون فرعون حامان) اسکے گناہ کی سزا میں پکڑ لیا سوانہیں بعضوں پر تو ہم نے تند ہوا بھیجی (مراد قوم عاد ہے) اوران میں بعض کو ہولناک آواز نے آدبایا (یعنی قوم ثمود) اور انہیں میں سے بعضوں کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا (مراد قارون) اور ان میں سے بعضوں کو ہم نے پانی میں ڈبو دیا (مراد فرعون و حامان) اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ یہ لوگ خود اللہ کی نافرمانی کر کے اپنے اوپر ظلم کیا"

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ واقعی مہلت بھی دیتے ہیں حالانکہ اسکے پاس بارشوں ،طوفانوں ،سمندروں ،آگ ہواؤں کے خزانے موجود ہیں اگر وہ فوراً عذاب دینا چاہیں تو ان لوگوں کا نام ونشان نہ رہے گا مگر وہ ذات انتہائی بردبار اور حلیم ہونے کے ناطے توبہ کی مہلت دیتا ہے۔

اقوامِ عالم کے واقعات سے سبق: تمام کائنات اللہ کے حکم کی منتظر رہتی ہے آسمان سے لیکر زمین پر ہر چیز خواہ چھوٹی ہو یا بڑی ہو انسان کی ہلاکت کیلئے کافی ہے فرعون پانی میں غرق ہوا قارون کے لئے فیصلہ زمین میں دھنسنے کا اللہ نے فرمایا وہی برباد ہوا۔قوم ثمود کو بارش اور ہوا کے ذریعے ہلاک فرمایا ہوا کی چار قسمیں صرف عذاب کیلئے مختص ہیں اللہ ان کے ذریعے جسے چاہیں عذاب دیں ان چاروں کے نام عقیم ،صرصر، عاصف اور قاصف ہیں۔ان میں سے پہلی دو قسم بریعنی خشکی کے ہیں اور آخری دو بحر یعنی دنیا کے پانی پر مشتمل خطوں کیلئے ہیں بعض کتب میں مذکور ہے جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی بربادی و ہلاکت کا فیصلہ فرمایا تو زمین میں ہواؤں پر مقرر فرشتے کو حکم دیا اس نے دریافت کیا کہ میں ہواؤں کے خزانے میں اتنا سوراخ کروں جتنا بیل کی ناک میں ہو تو اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا اگر اتنا سوراخ ہو تو تمام زمین اور اسپر موجود اشیاء الٹ پلٹ ہو جائیں گے بلکہ اتنا سوراخ کرو جتنا انگلیوں میں پہننے والی انگوٹھی میں ہوتا ہے۔اب آپ اندازہ کریں اتنے سوراخ سے جو ہوا چلی جو جہاں پہنچی وہاں تباہی مچادی جس چیز پر گزری نام ونشان کو ختم کر دیا۔

خلاصہ یہ کہ ہمیں گزشتہ اقوام کے حالات واقعات جو اللہ ورسول نے ذکر فرمائے یہ ہمارے لئے عبرت کے طور پر ہے کہ ان جرائم سے باز آئیں جنکی وجہ سے پچھلی قومیں عذاب الٰہی سے دوچار ہوئیں۔ ورنہ ہمارا بھی وہی حشر ہوگا جو ان معذب قوموں کا ہوا۔

رب ذوالجلال ہم سب کو عذاب الٰہی سے بچا کر صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادیں آمین۔